رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ (۱۰۵)

(۹۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ضوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
(۲) تمام درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئیں
(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

قیمت سالانہ پیشگی

(۱) ہندوستان مین عہ
(۲) ہندوستان سے باہر عہ
(۳) لوکل خریداروں سے عمہ
(۴) اگر ایک پتہ پر تین اخبار منگوائے جاوین تو فی خریدار عہ
(۵) ہر خریدار کو خط وکتابت مین اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے

نمبر ۱۴	قادیان دارالامان - ۲۴ - اپریل ۱۹۰۳ء مطابق ۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۱ھ	جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت احمد رسول یزدانی مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۴ اپریل ۱۹۰۳ء

طلاق ـ (سیر) ایک شخص کے سوال پر فرمایا کہ طلاق ایک وقت مین کامل نہین ہوسکتی طلاق مین تین طہر ہونے ضروری ہین فقہاء نے ایک ہی مرتبہ تین طلاق دیدینی جائز رکھی ہے مگر ساتھ ہی اسمین یہ رعایت بھی ہے کہ عدت کے بعد اگر خاوند رجوع کرنا چاہے تو وہ عورت اُسی خاوند سے نکاح کرسکتی ہے اور دوسرے شخص سے بھی کرسکتی ہے۔

قرآن کریم کی رو سے جب تین طلاق دیدی جاوین تو پہلا خاوند اس عورت سے نکاح نہین کرسکتا جب تک وہ کسی اور سے نکاح مین آوے اور پھر وہ دوسرا خاوند بلا عمداً سے طلاق دیگو اگر وہ عمداً اسی لئے طلاق دیگا کہ اپنے پہلے خاوند سے وہ پھر نکاح کرلیوے تو یہ حرام ہوگا کیونکہ اسیکا نام حلالہ ہے جو کہ حرام ہے فقہاء نے جو ایک دم کی تین طلاقوں کو جائز رکھا ہے اور پھر عدت کے گذرنے کے بعد اوسی خاوند سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اوّل اوسے شرعی طریق سے طلاق نہین دی۔

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو طلاق بہت ناگوار ہے کیونکہ اس سے میان بیوی دونون کی خانہ بربادی ہو جاتی ہے اس واسطے تین طلاق اور تین طہر کی مدت مقرر کی کہ اس عرصہ مین دونون اپنا نیک وبد سمجھکر اگر صلح چاہین توکرلیوین۔

نماز جنازہ فرمایا کہ اگر متوفی بالجہر مکفر اور مکذب نہ ہو تو اس کا جنازہ پڑھ لینے مین حرج نہین کیونکہ علام الغیوب خدا کی پاک ذات ہے فرمایا جو لوگ ہمارے مکفر ہین اور ہمکو صریحاً گالیان دیتے ہین اُن سے السلام علیکم مت لو اُنکے ساتھ مل کر کھانا کھاؤ ہان خرید وفروخت جائز ہے اسمین کسیکا احسان نہین۔

جو شخص ظاہر کرتا ہو کہ مین نہ ادہر کا اور نہ ادہر کا ہون اصل مین وہ بھی ہمارا مکذب ہے اور جو ہمارا مصدق نہین اور کہتا ہے کہ مین ان کو اچھا جانتا ہون وہ بھی مخالف ہے ایسے لوگ اصل مین منافق طبع ہوتے ہین ان کا یہ اصول ہوتا ہے کہ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام۔ ان لوگون کو خدا سے تعلق نہین ہوتا بظاہر کہتے ہین کہ ہم کسیکا دل دکھانا نہین چاہتے مگر یاد رکھو کہ جو شخص ایک طرف کا ہوگا اس سے کسی نہ کسی کا دل ضرور دکھیگا۔

من کل حدب ینسلون فرمایا کہ مین نے اس آیت پر بڑی غور کی ہے اس کے یہی معنے ہین کہ ہر ایک بلندی سے دوڑین گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو صورتین ہین اول یہ کہ ہر ایک سلطنت پر غالب آجاوین گے [illegible] کے بغیر دور اور چڑھ نہین سکتا اور مذہب پر غالب آجانا بھی ایک بلندی ہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر وہ زمانہ بھی آویگا کہ مذہب کے اوپر سے بھی گذر جاوین گے یعنی اپنے اوس تثلیثی مذہب سے بھی عبور کر جاوین گے اور اس کو پاؤن کے نیچے مسل دیوینگے اور اسی سے ہمین ان کے اسلام مین داخل ہوجانے کی بو آتی ہے اب پہلی بات تو پوری ہوچکی ہے اب انشاء اللہ دوسری بات پوری ہوگی اور یہ باتین خدا کے ارادے کے ساتھ ہوا کرتی ہین جب خدا کی مشیت ہوتی تو ملائکہ نازل ہوتے ہین اور دلون کو حسب استعداد صاف کرتے ہین تب یہ کام ہوا کرتے ہین۔

اخلاق نبوی فرمایا آنحضرت کے اخلاق کا نمونہ ایک صوفی لکھتا ہے کہ آپ کے پاس ایک نصرانی ملاقات کو آیا آپنے اس کو اپنا مہمان کیا رات کو کھانا اور بستر دیا مگر وہ کم بخت بہت کھا گیا رات کو بدہضمی ہوئی تو لحاف مین اُس کا دست نکل گیا اس لئے شرمندہ ہوکر صبح کو چوری چوری چلدیا جب وہ دور نکل گیا تو آنحضرت کو معلوم ہوا کہ مہمان چلا گیا ہے۔ بستر دیکھا تو پاخانہ سے بھرا ہوا۔ آپنے اُسے اپنے ہاتھ سے دہونا شروع کیا صحابہ نے ہرچند اصرار کیا کہ ہم دہوتے ہین مگر آپ نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا مجھے دہونے دو۔ ادہر راستہ مین نصرانی کو یاد آیا کہ وہ اپنی سونے کی صلیب بستر پر بھول آیا ہے اُسے لینے کے واسطے وہ واپس آیا دیکھا تو آپ وہی نجاست بھرا لحاف اپنے ہاتھ سے دہو رہے ہین اس نظارہ کو دیکھکر صلیبی ایمان پر اُس نے لعنت کی اور مسلمان ہوگیا۔

قبل از عشا ایک عرب صاحب ملک مصر سے تشریف لائے ہوئے تھے اور قرآن شریف خوش لحانی سے پڑھتے تھے حضرت اقدس نے اِن کا قرآن شریف سنکر ان کے لب ولہجہ کو بہت پسند کیا اور قرآن شریف کی عظمت کے خیال سے ان کی تکریم کی۔

۵ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

کثرت عوارض کی وجہ ان مختلف امراض اور عوارض کے ذکر پر جو انسان کو لاحق ہوتے ہین فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ چند ایک بیماریان ہی انسان کو لاحق کر دیتا مگر ہم دیکھتے ہین کہ بہت سی امراض ہین جن مین وہ مبتلا ہوتا ہے اس قدر کثرت مین خدا تعالیٰ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے تاکہ ہر طرف سے انسان اپنے آپ کو عوارضات اور امراض مین گھرا ہوا پاکر اللہ تعالےٰ سے ترسان و لرزان رہے اور اسے اپنی بے ثباتی کا ہر دم یقین رہے اور مغرور نہ ہو اور غافل ہو کر موت کو نہ بھول جاوے اور خدا سے بے پروا نہ ہو جاوے

مرا بمرگ عدو جائے شادمانی نیست بعض مخالفین کے طاعون سے ہلاک ہونے کی خبر آئی۔ اسپر فرمایا کہ دشمن کی موت سے خوش نہین ہونا چاہئے بلکہ عبرت حاصل کرنی چاہیئے ہر ایک شخص کا خدا تعالیٰ سے الگ الگ حساب ہے سو ہر ایک کو اپنے اعمال کی اصلاح اور جانچ پرتال کرنی چاہیئے۔ دوسرون کی موت تمہارے واسطے عبرت اور ٹھوکر سے بچنے کا باعث ہونی چاہیئے نہ یہ کہ تم ہنسی ٹھٹھے مین بسر کرکے اور بھی خدا سے غافل ہو جاؤ۔

مین نے ایک جگہ توریت مین دیکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ ایک جگہ اس مین فرماتا ہے کہ ایک وقت ہوتا ہے کہ جب مین ایک قوم کو اپنی قوم بنانی چاہتا ہون تو اسکے دشمنون کو ہلاک کر کر اسے خوش کرتا ہون مگر اسی قوم کی بے اعتنائیون سے ایک وقت پھر ایسا آجاتا ہے کہ اس کو تباہ کرکے اس کے دشمنون کو خوش کرتا ہون +

اعمال کی دو قسمین فرمایا اعمال دو قسم کے ہوتے ہین بعض لوگ ایسے ہوتے ہین کہ وہ دوسرون کی نظر مین نیک اور نمازی وغیرہ ہوتے ہین مگر ان کا اندر بدیون اور گناہون سے بھرا ہوا ہوتا ہے دوسرے وہ لوگ ہوتے ہین جن کا ظاہر و باطن یکسان ہوتا ہے وہ عند اللہ تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوتے ہین مگر ان دونون سے کامیاب ہونے والے وہی ہوتے ہین جو عند اللہ متقی اور خدا کی نظر مین نیک ہوتے ہین اور ان پر خدا راضی ہوتا ہے صرف لافزنی کام نہین آسکتی +

اس وقت دو قومون کا آپس مین مقابلہ ہے۔ ایک تو ہمارے مخالف ہین اور دوسری ہماری جماعت اب خدا تعالیٰ دونون کے دلون کو دیکھتا اور ان کے اعمال سے آگاہ ہے وہی جانتا ہے کہ ہماری جماعت اسکی نگاہ مین کیسی ہے اور دشمن کیسے اور وہ اُن سے کہان تک ناراض ہے پس ہر ایک کو چاہئے کہ اپنا حساب خود ٹھیک کرے چاہئیے کہ دوسرون کا ذکر کرتے وقت تقویٰ سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اپنے اعمال کا خیال ہو۔ کہ کہان تک ہم خدا کے منشاء کو پورا کرنیوالے ہین یا صرف لافین ہی لافین ہین۔ ابھی طاعون موقوف نہین ہو گئی خدا جانے کب تک اس کا دورہ ہے اور اس نے کیا کچھ دکھانا ہے سات سال سے تو ہم برابر دیکھتے ہین کہ یہ تو گویا فیوما بڑھتی ہی جاتی ہے اور پیچھے قدم نہین ہٹاتی ہے ہر سال پہلے کی نسبت سنا جاتا ہے کہ ترقی پر ہے

زمانہ ایسا آیا ہوا ہے کہ لوگ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہون ہزارہا انعامات اور خدا تعالیٰ کے فضل کے نشانات ہین اور عیش و عشرت مین زندگی بسر کرنے سے تو نفس کو شرم نہ آئی کہ خدا کا بھی حق ادا کرے مگر شاید اس قہری نشانکو دیکھکر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہون افسوس لوگ انعامات اور احسانات الٰہیہ سے تو شرمندہ نہ ہوئے اب اس عذاب ہی سے ڈر کر سنور جاوین ہم دیکھتے ہین کہ دنیا مین ایسے ایسے لوگ بھی موجود ہین کہ مسلمان کہلا کر مسلمانون کی اولاد ہو کر اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح گالیان دیتے ہین جیسے چوڑھے چمار کسی کو نکالا کرتے ہین اللہ اور رسول سے ان کو بجز گالیون کے اور کوئی تعلق ہی نہین۔ بڑے گندہ دہن اور پرلے درجے کے عیاش بدمعاش۔ بھنگی چرسی قمار باز وغیرہ بن گئے ہین +

اب ایسے لوگون کی زجر اور توبیخ کے واسطے خدا جوش مین نہ آوے تو کیا کرے خدا غیور بھی ہے وہ شدید العقاب بھی ہے ایسے لوگون کی اصلاح بھلا بجز عذاب اور قہر الٰہی کے نازل ہونے کے ممکن ہے ہرگز نہین۔ چونکہ بعض طبائع عذاب ہی سے اصلاح پذیر ہوتی ہین اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔ جب عذاب الٰہی نازل ہوجاتا ہے تو پھر وہ اپنا کام کرکے ہی جاتا ہے اور اس ہدایت سے یہ بھی استنباط ہوتا ہے کہ قبل از نزول عذاب توبہ و استغفار سے وہ عذاب ٹل بھی جایا کرتا ہے

گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون مین ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے! یہی جو گناہ صادر ہو چکے ہین ان کے بد ثمرات سے خدا محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہین ہوئے اور جو بالقوہ انسان مین موجود ہین ان کے صدور کا ہی وقت نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاوین یہ وقت خوف کا ہے اس لئے توبہ و استغفار مین مصروف ہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہین کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزول عذاب اور جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہین ٹلتا پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ مین لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے +

۶ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

قبل از عشا فرمایا کہ ہمارے دوستون کو بعض وقت دعا کے متعلق ابتلا پیش آجاتے ہین اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ ان کو دعا کی حقیقت سے اطلاع دی جاوے اور اسی لئے مین نے حقیقت الدعا کے نام سے ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے مگر چونکہ طبیعت علیل رہی ہے اس لئے ختم نہین کر سکا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام مدار دعا پر ہی تھا اور ہر ایک مشکل مین آپ دعا کرتے تھے ایک روایت سے ثابت ہے کہ آپکے گیارہ لڑکے فوت ہو گئے ہین تو کیا آپ نے اُن کے حق مین دعا نہ کی ہوگی +

آج کل ایک عام غلط فہمی لوگون کے دلون مین پڑ گئی ہے اور یہ اس جہالت کے زمانے کی نشانی ہے اکثر لوگ کہا کرتے ہین کہ فلان بزرگ فلان اولیاء کی ایک پھونک مارنے سے صاحب کمال ہو گیا اور فلان کے ہاتھ سے مردے زندے ہوتے۔

اس کے بعد چند ایک احباب نے جو کہ گوجرانوالہ کے ضلع سے حضرت اقدس کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے تھے آپ سے ملاقات کی انہون نے . . . . . بیان کیا کہ گھر سے نکلکر جہان جہان ہمین ٹھہرنے کا اتفاق ہوا ہے وہان ہی ابتلا پیش آیا کسی نے کہا کہ مرزا صاحب کو جذام ہے کہین سنا کہ خدا نخواستہ مرزا صاحب زیر حراست ہین۔ کہین سنا کہ فوت ہو گئے ہین مگر چونکہ ہم نے دل مین ٹھانی ہوئی تھی کہ ضرور قادیان پہنچنا ہے اس لئے آ گئے ورنہ ہمارے واپس جانے مین کوئی شبہ باقی نہ تھا۔ پھر ایک نے حضرت اقدس کا دست مبارک پکڑ کر دوسرے کو دکھایا کہ اب دیکھکر اپنے شبہات دور کر لو اور کہا کہ جوان کو جذام بتلاتے ہین خدا خود ان کو مجذوم کرے اس کے بعد ان سب نے بیعت کی اور بعد بیعت ان کو حضرت اقدس نے نصیحت فرمائی +

بیعت اور توبہ بیعت مین انسان زبان کے ساتھ گناہ سے توبہ کا اقرار کرتا ہے مگر اسطرح سے

اس کا اقرار جائز نہین ہوتا جب تک دل سے وہ اس اقرار کو نہ کرے یہ خدا تعالےٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جب سچے دل سے توبہ کی جاتی ہے تو وہ اُسے قبول کر لیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی مین توبہ کرنیوالے کی توبہ قبول کرتا ہون خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ اوس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالےٰ ابھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اس نے توبہ کرنیوالون کے ساتھ کئے ہین۔ اور اسی وقت سے ایک نور کی تجلی اس کے دل مین شروع ہو جاتی ہے جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ مین تمام گناہون سے بچون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا تو اس کے یہ معنے ہین کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیون۔ قریبی رشتہ دارون اور سب دوستون سے قطع تعلق چھوڑنا ہون ایسے لوگون پر خدا کا فضل ہوتا ہے کیونکہ انہی کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے پھر جو لوگ دل سے دعا کرتے ہین خدا ان پر رحم کرتا ہے جیسے اللہ تعالےٰ آسمان زمین اور سب اشیاء کا خالق ہے ویسے ہی وہ توبہ کا بھی خالق ہے اور اگر اس نے توبہ کو قبول کرنا نہ ہوتا تو وہ اسکو پیدا ہی نکرتا۔ گناہ سے توبہ کرنا کوئی چھوٹی بات نہین سچی توبہ کرنے والا خدا سے بڑے بڑے انعام پاتا ہے۔ یہ اولیا قطب اور غوث کے مراتب اسیواسطے لوگون کو ملے ہین کہ وہ توبہ کرنے والے تھے اور خدا تعالیٰ سے ان کا پاک تعلق تھا اسواسطے ہرگز نہین ہے کہ وہ منطق۔ فلسفہ اور دیگر علوم طبعیہ وغیرہ سے ماہر تھے جو لوگ خدا تعالےٰ پر بھروسا کرتے ہین وہ ان بندون مین داخل ہو جاتے ہین جنپر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔

اس شرط سے دین کو کبھی قبول نہ کرنا چاہیے کہ مین مالدار ہو جاؤن گا مجھے فلان عہدہ مل جاویگا یاد رکھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا بیزار ہے۔ بعض وقت مصلحت الٰہی یہی ہوتی ہے کہ دنیا مین انسان کی کوئی مراد حاصل نہین ہوتی طرح طرح کے آفات۔ بلائین۔ بیماریان اور نامرادیان لاحق حال ہوتی ہین مگر اُن سے گھبرانا نہ چاہیئے۔ موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے اگر بادشاہ ہو جاوے گا تو کیا موت سے بچ جاویگا غریبی مین بھی مرنا ہے بادشاہی مین بھی مرنا ہے اسلئے سچی توبہ کرنیوالے کو اپنے ارادون مین دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہئے۔

خدا تعالےٰ کی یہ عادت ہرگز نہین ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اُسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلان شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا خدا تعالی بندہ سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشین اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے جو اسطرح جھکتا ہے اُسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود وعدہ فرماتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہین بلکہ عزت۔ علم۔ وغیرہ سب باتین جن کی انسان کو ضرورت ہے اس مین داخل ہین خدا تعالےٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہین ہوتا۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ۔ ہمارے ملک ہندوستان مین نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب جیسے اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا سے ان کا سچا تعلق تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانون کی طرح وہ بھی زمینون مین ہل چلاتے معمولی کام کرتے مگر خدا تعالےٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہین۔

خدا تعالیٰ اپنے بندون کا حامی ہو جاتا ہے دشمن چاہتے ہین کہ ان کو نیست و نابود کرین مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہین اور اپنے دشمنون پر غالب آتے جاتے ہین جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی یعنی خدا تعالےٰ نے لکھدیا ہے کہ مین اور میرے رسول ضرور غالب رہین گے اول اول جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو وہ سب کی نظرون مین حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جون جون وہ تعلقات الٰہی مین ترقی کرتا ہے تون تون اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے جیسے خدا تعالےٰ بڑا ہے۔ اسیطرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا ہے وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ آخر کار خدا کا خلیفہ بنجاتا ہے۔

اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور نہ کرو کہ اُسے یہین چھوڑ جاؤ بلکہ اُسے ایک امانت اللہ تعالےٰ کی خیال کرو۔ توبہ کرنیوالا خدا تعالےٰ کی اس کشتی مین سوار ہوتا ہے جو کہ اس طوفان کے وقت اس کے حکم سے بنائی گئی ہے اس نے مجھے فرمایا ہے واصنع الفلک اور پھر یہ بھی فرمایا ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم جسطرح بادشاہ اپنی رعایا مین اپنے نائب کو بھیجتا ہے پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسکو بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے ایسا ہی اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دنیا مین بھیجتا ہے۔ آجکی توبہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی نہ ٹھہرین گے بلکہ اولاد تک بھی پہونچینگے سچے دل سے توبہ کرنے والون کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہین۔

دنیوی لوگ اسباب پر بھروسا کرتے ہین مگر اللہ تعالےٰ اسباب کے لئے مجبور نہین ہے کہ اسباب کا محتاج ہو کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیارونکے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے اور کبھی اسباب پیدا کر کے کرتا ہے اور کسیوقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے

غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو جسطرح بھاگنے والا شکار جب ذراسست ہو جاوے تو شکاری کے قابو مین آ جاتا ہے اسیطرح خدا تعالےٰ کے ذکر سے غفلت کرنیوالا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دیسکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے اسی طرح توبہ کو بھی محرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے اگر تم نے سچی توبہ نہین کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین مین بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے آجکل اس توبہ مین بڑے بڑے مشکلات ہین۔ اب یہان سے جاکر تم کو بہت کچھ سننا پڑے گا اور لوگ لوگ کیا باتین بنائین گے کہ تم نے ایک مجذوم۔ کافر۔ دجال۔ وغیرہ کی بیعت کی۔ ایسا کہنے والون کے سامنے جوش بر گرمت دکھانا تاہم تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہین اس لئے چاہیے کہ تم ان کے لئے دعا کرو کہ خدا ان کو بھی ہدایت دے اور جیسے کہ تم کو امید ہے کہ وہ تمہاری باتون کو ہرگز قبول نہ کرینگے تم بھی اُن سے منہ پھیر لو۔

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار۔ توبہ دینی علوم کی واقفیت۔ خدا کی عظمت کو مد نظر رکھنا اور پانچون وقت کی نمازون کو ادا کرنا۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس مین دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔

۷ و ۸ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

۷ و ۸ اپریل کو کوئی قابل اشاعت ذکر نہین ہوا۔

۹ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

مجلس قبل از عشاء اول طاعون کے ٹیکہ کے متعلق بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی اس کے بعد توجیہ

کا ذکر چل پڑا۔

توحید اور شرک فی الاسباب

فرمایا کہ توحید اس کا نام نہیں کہ صرف زبان سے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد الرسول اللہ کہہ لیا بلکہ توحید کے یہ معنے ہین کہ عظمت الٰہی بخوبی دل مین بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسرے شئے کی عظمت دل مین جگہ نہ پکڑے ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر مین اوسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل نہ ہو اور خدا کی ذات مین اور صفات مین کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے اس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کھل گئی ہے اور لوگ اس سے بیزاری ظاہر کر رہے ہین اس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد مین عیسائی لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہین۔ چنانچہ روزمرہ کے اخبارون رسالون اور اشتہارون سے جو یہان پڑے جاتے ہین اس بات کی تصدیق ہوتی ہے الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہین مانتا۔ ہان اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت لوگ نہین سمجھتے مثلاً کسان کہتا ہے کہ مین جبتک کھیتی نکرونگا اور وہ پھل نہ لاوے گی تب تک گذارہ نہین ہو سکتا اسیطرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشے پر بھروسہ ہے اور انہون نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کرین تو پھر زندگی محال ہے اس کا نام اسباب پرستی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا کی قدرتون پر ایمان نہین ہے پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی ہوا غذا وغیرہ جن اشیا پر مدار زندگی ہے یہ بھی انسان کو فائدہ نہین پہنچا سکتے۔ جب تک خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو اسی لئے جب انسان پانی پیئے تو اسے خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو پیدا کیا ہے اور پانی نفع نہین پہنچا سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو۔ خدا کے ارادے سے پانی نفع دیتا ہے اور جب خدا چاہتا ہے تو وہی پانی مضر دیتا ہے ایک شخص نے ایک دفعہ روزہ رکھا۔ جب افطار کیا تو پانی پیتے ہی لیٹ گیا اس کے لئے پانی ہی نے زہر کا کام کیا جو کام ہے خواہ معاشرۃ کا خواہ کوئی اور جب تک اس مین آسمان سے برکت نہ پڑے تب تک مبارک نہین ہوتا غرض کہ اللہ کے تصرفات پر کامل یقین چاہیے جبکہ یہ ایمان نہین ہے اس مین دہریت کی ایک رگ ہے پہلے ایک امر آسمان پر ہو رہتا ہے تب زمین پر ہوتا ہے۔

لاف و گزاف کا نام توحید نہین مولویون کی طرف دیکھو کہ دوسرون کو وعظ کرتے ہین اور آپ کچھ عمل نہین کرتے اسی لئے اب ان کا کسی قسم کا اعتبار نہین رہا ہے ایک مولوی کا ذکر ہے کہ وہ وعظ کر رہا تھا سامعین مین اس کی بیوی بھی موجود تھی۔ انفاق۔ صدقہ خیرات اور مغفرت کا وعظ اس نے کیا جس سے مؤثر ہو کر ایک عورت نے پاؤن سے ایک پازیب اتار کر واعظ صاحب کو دیدی جس پر واعظ صاحب نے کہا تو چاہتی ہو کہ تیرا دوسرا پاؤن دوزخ مین جلے یہ سنکر اس نے دوسری بھی دیدی۔ جب گھر مین آئے تو بیوی نے بھی اس وعظ پر عمل در آمد چاہا کہ محتاجون کو کچھ دے مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ باتین سنانے کی ہوتی ہین کرنے کی نہین ہوتین اور کہا کہ اگر ویسا کام ہم نکرین تو گزارہ نہین ہوتا انہی کے متعلق یہ ضرب المثل خوب ہے ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و ممبر میکنند
چون بہ خلوت میروند آن کار دیگر میکنند

تعبیر رویا

مردہ کو کلمہ پڑھتے سننا۔ یعنی دین کا دوبارہ سرسبز ہونا

بڑ۔ یعنی بوہڑ کے درخت سے مراد نصاریٰ کا دین ہو کہ جس کی عظمت اور سرکشی تو بہت ہے مگر پھل ندارد

---

۱۰ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

گناہ

بعد از نماز جمعہ چند اشخاص نے بیعت کی جس پر حضرت اقدس نے ذیل کی تقریر فرمائی۔

اس وقت جو تم بیعت کرتے ہو یہ بیعت توبہ ہے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کریگا اس کے گناہ بخشدونگا۔ گناہ کے یہ معنے ہین کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور ان تمام احکام کی برخلاف کرے جسکا حکم اللہ نے دیا ہے اور ان باتون کو کرے جنکی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ گناہ ایسی چیز ہے کہ جس کا نتیجہ اس دنیا مین بھی ملتا ہے اور آخرت مین بھی۔

جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہون کو فراموش کر دیتا ہے اور تائب کو بے گناہ سمجھتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ تائب اپنی توبہ پر قائم رہے بہت لوگ ہین ہین کہ توبہ کر کے بھول جاتے ہین مثلاً حج کرنیوالے حج کر کے آتے ہین اور واپس آ کر چند دنون کے بعد پھر سابقہ بدیون مین گرفتار ہو جاتے ہین تو ان کے ایسے حج سے کیا فائدہ۔ خدا تعالیٰ گناہون سے ہمیشہ بیزار ہے اس لئے انسان کو گناہ سے ہمیشہ بچنا چاہیئے۔ جو شخص اسباب پر قادر ہو کر گناہ چھوڑ دے اور پھر نہ چھوڑے تو خدا تعالیٰ ایسے شخص کو ضرور پکڑے گا اگر تم چاہتے ہو کہ اس توبہ کے درخت سے پھل کھاؤ اور تمہارے گھر وباؤن سے بچے رہین تو چاہیے کہ سچی توبہ کرو۔

خدا تعالیٰ اپنی سنت کو نہین بدلا کرتا جیسے قرآن شریف مین ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا اور جو انسان ذرا سی بھی نیکی کرتا ہے تو خدا اسے ضائع نہین کرتا اسی طرح جو ذرہ بھر بدی کرتا ہے اوس پر بھی خدا تعالیٰ مواخذہ کرتا ہے پس جب یہ حالت ہے تو گناہ سے بہت بچنا چاہیے۔

گناہ کی پرواہ نکرنی

بعض لوگ گناہ کرتے ہین اور پھر اس کی پرواہ نہین کرتے گویا گناہ کو ایک شیرین شربت کی مثال خیال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے کوئی نقصان نہوگا مگر یاد رکھین کہ جیسے خدا تعالیٰ بڑا غفور اور رحیم ہے ویسے ہی وہ بڑا بے نیاز بھی ہے۔ جب وہ غضب مین آتا ہے تو کسی کی پرواہ نہین کرتا وہ فرماتا ہے ولا یخاف عقبٰہا یعنی کسی کی اولاد کی بھی اسے پرواہ نہین ہوتی کہ اگر فلان شخص ہلاک ہو گا تو اس کے یتیم بچے کیا کرین گے آجکل دیکھو یہی حالت ہو رہی ہے آخر کار ایسے بچے پادریون کے ہاتھ پڑ جاتے ہین اس لئے گناہ کر کے کبھی بے پرواہ مت ہو اور ہمیشہ توبہ کرو۔ یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا ہم نے ادا کر لیا یا دعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا ہرگز نہین دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہین یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان مین پہونچ گیا ہون بہت سے لوگ ہین جو کہ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہین اور اپنے آپ کو بری خیال کر کے کہتے ہین کہ ہم نے تو نماز بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہر مگر قبول نہین ہوئی یہ ان لوگون کا اپنا قصور ہوتا ہے نماز اور دعا جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہین ہوا کرتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو میٹھا اس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہوگا مگر پیشتر اس کے کہ میٹھا اس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کر کے کام تمام کر دیگا یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائین قبول نہین ہوتین کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو ہان

کا ذکر چل پڑا۔

توحید اور شرک نفی الاسباب

فرمایا کہ توحید اس کا نام نہین کہ صرف زبان سے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد الرسول اللہ کر لیا بلکہ توحید کے یہ معنے ہین کہ عظمت الٰہی بخوبی دل مین بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسرے شئے کی عظمت دل مین جگہ نہ پکڑے ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر مین اوسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ ہے اور خدا کی ذات مین اور صفات مین کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے اس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کھل گئی ہے اور لوگ اس سے بیزاری ظاہر کر رہے ہین اس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد مین عیسائی لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہین۔ چنانچہ روزمرہ کے اخبارون رسالون اور اشتہارون سے جو یہان پڑھے جاتے ہین اس بات کی تصدیق ہوتی ہے الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہین مانتا۔ ہان اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت لوگ نہین سمجھتے مثلاً کسان کہتا ہے کہ مین جبتک کھیتی نکرونگا اور وہ پھل نہ لائے گی تب تک گذارہ نہین ہو سکتا اسیطرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشے پر بھروسہ ہے اور انہون نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کرین تو پھر زندگی محال ہے اس کا نام اسباب پرستی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا کی قدرتون پر ایمان نہین ہے پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی ہوا غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدار زندگی ہے یہ بھی انسان کو فائدہ نہین پہنچا سکتے۔ جب تک خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو اسی لئے جب انسان پانی پیے تو غور سے خیال کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو پیدا کیا ہے اور پانی نفع نہین پہنچا سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہو۔ خدا کے ارادے سے پانی نفع دیتا ہے اور جب خدا چاہتا ہے تو وہی پانی ضرر دیتا ہے ایک شخص نے ایک دفعہ روزہ رکھا۔ جب افطار کیا تو پانی پیتے ہی لیٹ گیا اس کے لئے پانی ہی نے زہر کا کام کیا جو کام ہے خواہ معاشرۃ کا خواہ کوئی اور جبتک اس مین آسمان سے برکت نہ پڑے تب تک مبارک نہین ہوتا غرض کہ اللہ کے تصرفات پر کامل یقین چاہیے جسکا یہ ایمان نہین ہے اس مین دہریت کی ایک رگ ہے پہلے ایک امر آسمان پر ہو رہتا ہے تب زمین پر ہوتا ہے۔

لاف دگذاف کا نام توحید نہین مولوین کی طرف دیکھو کہ دوسرون کو وعظ کرتے ہین اور آپ کچھ عمل نہین کرتے اسی لئے اب ان کا کسی قسم کا اعتبار نہین رہا ہے

ایک مولوی کا ذکر ہے کہ وہ وعظ کر رہا تھا سامعین مین اس کی بیوی بھی موجود تھی۔ انفاق۔ صدقہ خیرات اور مغفرت کا وعظ اس نے کیا جس سے مؤثر ہو کر ایک عورت نے پاؤن سے ایک پازیب اتار کر واعظ صاحب کو دیدی جس پر واعظ صاحب نے کہا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤن دوزخ مین جلے یہ سنکر اس نے دوسری بھی دیدی۔ جب گھر مین آئے تو بیوی نے بھی اس وعظ پر عمل در آمد چاہا کہ محتاجون کو کچھ دے مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ باتین سنانیکی ہوتی ہین کرنے کی نہین ہوتین اور کہا کہ اگر ایسا کام ہم نکرین تو گزارہ نہین ہوتا انہی کے متعلق یہ ضرب المثل خوب ہے ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و ممبر میکنند
چون بہ خلوت میروند آن کار دیگر میکنند

تعبیر رویا

مردہ کو کلمہ پڑھتے سننا۔ یعنی دین کا دوبارہ سرسبز ہونا

بڑ۔ یعنی بوہڑ کے درخت سے مراد نصاریٰ کا دین ہے کہ جس کی عظمت اور سرکشی تو بہت ہے مگر پھل ندارد

۱۰ - اپریل ۱۹۰۳ء

گناہ

بعد از نماز جمعہ چند اشخاص نے بیعت کی جسپر حضرت اقدس نے ذیل کی تقریر فرمائی۔

اس وقت جو تم بیعت کرتے ہو یہ بیعت توبہ ہے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کریگا اس کے گناہ بخشدونگا۔ گناہ کے یہ معنے ہین کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور ان تمام احکام کے برخلاف کرے جنکا حکم اللہ نے دیا ہے اور ان باتون کو کرے جنکی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ گناہ ایسی چیز ہے کہ جسکا نتیجہ اس دنیا مین بھی بھگتنا ہے اور آخرت مین بھی +

جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہون کو فراموش کر دیتا ہے اور تائب کو بے گناہ سمجھتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ تائب اپنی توبہ پر قائم رہے بہت لوگ ہین ہین کہ توبہ کرکے بھول جاتے ہین مثلاً حج کرنیوالے حج کرکے آتے ہین اور واپس آکر چند دنون کے بعد پھر سابقہ بدیون مین گرفتار ہو جاتے ہین تو ان کے ایسے حج سے کیا فائدہ۔ خدا تعالیٰ گناہون سے ہمیشہ بیزار ہے اس لئے انسان کو گناہ سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔ جو شخص اسبات پر قادر ہے کہ گناہ چھوڑ دے اور پھر نچھوڑے تو خدا تعالیٰ ایسے شخص کو ضرور پکڑے گا اگر تم چاہتے ہو کہ اس توبہ کے درخت سے پھل کھاؤ اور تمہارے گھر وباؤن سے بچے رہین تو چاہیے کہ سچی توبہ کرو۔

خدا تعالیٰ اپنی سنت کو نہین بدلا کرتا جیسے قرآن شریف مین ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا اور جو انسان ذرا سی بھی نیکی کرتا ہے تو خدا اُسے ضائع نہین کرتا اسی طرح جو ذرہ بھر بدی کرتا ہے اوس پر بھی خدا تعالیٰ مواخذہ کرتا ہے پس جب یہ حالت ہے تو گناہ سے بہت بچنا چاہیے +

گناہ کی پرواہ نکرنی

بعض لوگ گناہ کرتے ہین اور پھر اس کی پرواہ نہین کرتے گویا گناہ کو ایک شیرین شربت کی مثال خیال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے کوئی نقصان نہوگا مگر یاد رکھین کہ جیسے خدا تعالیٰ بڑا غفور اور رحیم ہے ویسے ہی وہ بڑا بے نیاز بھی ہے۔ جب وہ غضب مین آتا ہے تو کسی کی پرواہ نہین کرتا وہ فرماتا ہے ولا یخاف عقبٰہا یعنی کسی کی اولاد کی بھی اُسے پرواہ نہین ہوتی کہ اگر فلان شخص ہلاک ہوگا تو اس کے یتیم بچے کیا کرینگے آجکل دیکھو یہی حالت ہو رہی ہے آخر کار ایسے بچے پادریون کے ہاتھ پڑ جاتے ہین اس لئے گناہ کرکے کبھی بے پرواہ مت ہو اور ہمیشہ توبہ کرو۔ یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا ہم نے ادا کر لیا یا دعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا ہرگز نہین دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہین یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان مین پہونچ گیا ہون بہت سے لوگ ہین جو کہ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہین اور اپنے آپ کو بری خیال کرکے کہتے ہین کہ ہم نے تو نماز بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہے مگر قبول نہین ہوتی یہ ان لوگون کا اپنا قصور ہوتا ہے نماز اور دعا جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہین ہوا کرتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو مٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہوگا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کرکے کام تمام کر دیگا یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائین قبول نہین ہوتین کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو ہان

یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرائے جیسے ایک انسان اگر دور بین سے دور کی شے نزدیک دیکھنا چاہیے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہین اٹھا سکتا یہی حال نماز اور دعا کا ہے اسیطرح ہر ایک کام کے ایک شرط ہے جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہے مگر وہ پیئے نہ تو فائدہ نہین اٹھا سکتا یا اگر اس مین سے ایک دو قطرہ پئے تو کیا ہو گا پوری مقدار پینے سے ہی فائدہ ہو گا غرضیکہ ہر ایک کام کے واسطے خدا نے ایک حد مقرر کی ہے جب وہ اس حد پر پہنچتا ہے تو بابرکت ہوتا ہے اور جو کام اس حد تک نہ پہونچین تو وہ اچھے نہین کہلاتے اور نہ ان مین برکت ہوتی ہے۔

عاجزی اختیار کرنی چاہیے عاجزی کا سیکھنا مشکل نہین ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزین ہین اگر وہ اس بناوٹ کو کوا تار دے تو پھر اس کی فطرت مین عاجزی ہی نظر آوے گی اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھر وں مین امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائین بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤن سے پر کرو جس گھر مین ہمیشہ دعا ہوتی ہو خدا اسے برباد نہین کیا کرتا لیکن جو سستی مین زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہین۔ اگر تم ہر وقت اللہ کو یاد رکھوگے تو یقین رکھو کہ اللہ کا وعدہ بہت پکا ہے وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے خدا کو کوئی ضرورت نہین کہ تم کو عذاب دیوے بشرطیکہ تم ایمان لاؤ اور شکر کرو۔ انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے خدا فرماتا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہین بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نکرے جب تک انسان اپنے آپکو صاف نکرے تب تک خدا عذاب کو دور نہین کرتا ہے۔

یہ دنیا خود بخود نہین ہے اس کے لئے ایک خالق ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کی مرضی سے ہو رہا ہے بغیر اس کے رضا کے ایک ذرہ حرکت نہین کر سکتا جو اللہ تعالےٰ سے ترسان رہیگا وہ خود محسوس کرے گا کہ اس مین ایک فرقان (فرق کرنیوالی شئے دوسرون سے) پیدا ہو گیا ہے مگر شرط یہ ہے کہ شیطانی سیرت کا انسان نہ ہو تکالیف تو نبیوں پر بھی آتی ہین مگر وہ عام لوگون کی طرح نہین بلکہ انکے لئے وہ باعث برکت ہوتی ہین۔

دغاباز آدمی کی نماز قبول نہین ہوتی وہ اس کے منہ پر پر ماری جاتی ہے کیونکہ وہ دراصل نماز نہین پڑھتا بلکہ خدا کو رشوت دینا چاہتا ہے مگر خدا کو اس سے نفرت ہوتی ہے کیونکہ وہ رشوت کو خود پسند نہین کرتا۔

نماز کوئی ایسی ویسی شے نہین ہے بلکہ یہ وہ شے ہے جسمین اھدنا الصراط المستقیم الخ جیسی دعا کی جاتی ہے اس دعا مین یہ بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ برے کام کرتے ہین ان پر دنیا مین خدا کا غضب آتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیے جو کام ہوتا ہے اس کے ارادے سے ہوتا ہے چنانچہ طاعون بھی اسی کے حکم سے آئی ہے۔ یہ دنیا سے رخصت نہ ہوگی جب تک ایک تغیر عظیم پیدا نہ کرے جو اس سے نہین ڈرتا وہ بڑا بدبخت ہے اور اس کے استیصال کے لئے ایک ہی راہ ہے وہ یہ کہ اپنے آپکو پاک کرو کیونکہ اگر پاک ہو کر مر بھی جاویگا تو بھی بہشت کو پہونچیگا۔ مرنا تو سب نے ہے مومن نے بھی اور کافر نے بھی۔ مگر مومن اور کافر کی موت مین خدا فرق کر دیتا ہے۔

دیکھو ان باتون کو منتر جنتر نہ سمجھو اور یہ خیال نہ کرو کہ یونہی فائدہ ہو جاویگا جیسے کہ بھوکے کے سامنے روٹیون کا انبار فائدہ نہین دیتا جب تک وہ نہ کھاوے اسیطرح آپکے اقرار کے مطابق جب تک کوئی اپنے آپ کو گناہ سے نہ بچاوے گا اُسے برکت نہ ہو گی یاد رکھو کہ مین اس بات پر شاہد ہون۔ کہ مین نے تم کو سمجھا دیا ہے اب تم کو چاہیے کہ برائیون سے بچنے کے واسطے خدا تعالےٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو جو شخص بہت دعا کرتا ہے اسکے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اُسے مل جاتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یجعل لہ مخرجا یعنی جو امور اُسے کشان کشان گناہ کی طرف لے جاتے ہین اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اُسے عطا فرماتا ہے قرآن کو بہت پڑھنا چاہیے اور پڑھنے کی توفیق خدا سے طلب کرنی چاہیے کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہین ملتا کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین مین ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اوٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے اسیطرح انسان کا دل بھی اچھا ہو سلیم بھی عمدہ ہو سب کچھ کر بھی سکے تب جا کر فائدہ پاویگا لیس للانسان الا ما سعی دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط باندھنا چاہیے جب یہ ہوگا تو دل

خود خدا سے ڈرتا رہے گا اور جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے اور پھر تمام بلاؤن سے اُسے بچاتا ہے۔

گناہ سے بچو۔ نماز ادا کرو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھو خدا کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے۔

ہر ایک شخص کو خود بخود خدا سے ملاقات کرنے کی طاقت نہین ہے اس کے واسطے۔ واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسواسطے جو آپ کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہوگا انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اُسے قبول کرے اسیطرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ قرآن کریم مین خدا فرماتا ہے قل یعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسکم اس جگہ بندون سے مراد غلام ہی ہین نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپکے کسی حکم کی نافرمانی نکرو۔ سب حکمون پر کاربند ہو جیسے کہ حکم ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اگر تم خدا سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پورے فرمانبردار بن جاؤ اور رسول کریم کی راہ مین فنا ہو جاؤ تب خدا تم سے محبت کرے گا۔

جب لوگ بدعتون پر عمل کرتے ہین تو وہ کہدیتے ہین کہ کیا کرین دنیا سے چھٹکارا نہین ملتا یا کہتے ہین کہ ناک کٹ جاتی ہے ایسے وقت مین گویا انسان خدا تعالےٰ کے اس فرمان کو چھوڑتا ہے جو رسول کریم کی اطاعت کا ہے اور خیال کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ سے محبت کرنا بے فائدہ ہے۔

الہام ۱۵ اپریل کی شام کو حضرت اقدس نے فرمایا کہ مین لیٹا ہوا تہا کہ مولوی محمد حسین صاحب نظر کے آگے سے پھر گئے پھر یہ لفظ الہام ہوئے۔

ساخبرہ فی آخر الوقت
انک لست علی الحق

یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرائے جیسے ایک انسان اگر دوربین سے دور کی شے نزدیک دیکھنا چاہے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہین اٹھا سکتا یہی حال نماز اور دعا کا ہے اسیطرح ہر ایک کام کے ایک شرط ہی جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہی ہے اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہے مگر وہ پئے نہ تو فائدہ نہین اٹھا سکتا یا اگر اس مین سے ایک دو قطرہ پے تو کیا ہو گا پوری مقدار پینے سے ہی فائدہ ہو گا غرضیکہ ہر ایک کام کے واسطے خدا نے ایک حد مقرر کی ہے جب وہ اس حد پر پہنچتا ہے تو بابرکت ہوتا ہے اور جو کام اس حد تک نہ پہونچین تو وہ اچھے نہین کہلاتے اور نہ ان مین برکت ہوتی ہے۔

عاجزی اختیار کرنی چاہئے عاجزی کا سیکھنا مشکل نہین ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزین ہین اگر وہ اس بناوٹ کو کو اتار دے تو پھر اس کی فطرت مین عاجزی ہی نظر آویگی اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھر وں مین امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائین بہت کرو اور اپنے گھرون کو دعاؤن سے پر کرو جس گھر مین ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا اسے برباد نہین کیا کرتا لیکن جو سستی مین زندگی بسر کرتا ہے اُسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہین۔ اگر تم ہر وقت اللہ کو یاد رکھوگے تو یقین رکھو کہ اللہ کا وعدہ بہت پکا ہے وہ کبھی تم سے ایسا سلوک کرے گا جیساکہ فاسق فاجر سے کرتا ہے خدا کو کوئی ضرورت نہین کہ تم کو عذاب دلوے بشرطیکہ تم ایمان لاؤ اور شکر کرو۔ انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے خدا فرماتا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہین بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نکرے جب تک انسان اپنے آپکو صاف نکرے تب تک خدا عذاب کو دور نہین کرتا ہے۔

یہ دنیا خود بخود نہین ہے اس کے لئے ایک خالق ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کی مرضی سے ہو رہا ہے بغیر اس کے رضا کے ایک ذرہ حرکت نہین کر سکتا جو اللہ تعالیٰ سے ترسان رہیگا وہ خود محسوس کرے گا کہ اس مین ایک فرقان (فرق کرنیوالی شے دوسرون سے) پیدا ہو گیا ہے مگر شرط یہ ہے کہ شیطانی سیرت کا انسان نہ ہو تکالیف تو نبیون پر بھی آتی ہین مگر وہ عام لوگون کی طرح نہین بلکہ انکے لئے وہ باعث برکت ہوتی ہین +

دغاباز آدمی کی نماز قبول نہین ہوتی وہ اس کے منہ پر پر ماری جاتی ہے کیونکہ وہ دراصل نماز نہین پڑھتا بلکہ خدا کو رشوت دینا چاہتا ہے مگر خدا کو اس سے نفرت ہوتی ہے کیونکہ وہ رشوت کو خود پسند نہین کرتا +

نماز کوئی ایسی ویسی شے نہین ہے بلکہ یہ وہ شے ہے جسمین اھدنا الصراط المستقیم الخ جیسی دعا کی جاتی ہے اس دعا مین یہ بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ برے کام کرتے ہین ان پر دنیا مین خدا کا غضب آتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہئے جو کام ہوتا ہی اس کے ارادے سے ہوتا ہے۔ چنانچہ طاعون بھی اسی کے حکم سے آئی ہے۔ یہ دنیا سے رخصت نہ ہوگی جب تک ایک تغیر عظیم پیدا نہ کرے جو اس سے نہین ڈرتا وہ بڑا بدبخت ہے اور اس کے استیصال کے لئے ایک ہی راہ ہے وہ یہ کہ اپنے آپکو پاک کرو کیونکہ اگر پاک ہو کر مر بھی جاویگا تو بھی بہشت کو پہونچیگا۔ مرنا تو سب نے ہے مومن نے بھی اور کافر نے بھی۔ مگر مومن اور کافر کی موت مین خدا فرق کر دیتا ہے +

دیکھو ان باتون کو منتر جنتر نہ سمجھو اور یہ خیال نہ کرو کہ یون ہی فائدہ ہو جاویگا جیسے کہ بھوکے کے سامنے روٹیون کا انبار فائدہ نہین دیتا جب تک وہ نہ کھاوے اسیطرح آپکے اقرار کے مطابق جب تک کوئی اپنے آپ کو گناہ سے نہ بچا دے گا اُسے برکت نہ ہو گی یاد رکھو کہ مین اس بات پر شاہد ہون۔ کہ مین نے تم کو سمجھا دیا ہی اب تم کو چاہیے کہ برائیون سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو جو شخص بہت دعا کرتا ہے اسکے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اُسے مل جاتی ہے جیساکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یجعل لہ مخرجا یعنی جو امور اُسے کشان کشان گناہ کی طرف لے جاتے ہین اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اُسے عطا فرماتا ہے قرآن کو بہت پڑھنا چاہئے اور پڑھنے کی توفیق خدا سے طلب کرنی چاہئے کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہین ملتا کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین مین ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اوٹھاتا ہی تب پھل حاصل کرتا ہے مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے اسیطرح انسان کا دل بھی اچھا ہو سامان بھی عمدہ ہو سب کچھ کر بھی سکے تب جا کر فائدہ پاویگا لیس للانسان الا ما سعیٰ دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط باندہنا چاہئے جب یہ ہوگا تو ل

خود خدا سے ڈرتا رہے گا اور جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے اور پھر تمام بلاؤن سے اُسے بچاتا ہے۔

گناہ سے بچو۔ نماز ادا کرو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھو خدا کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے۔

ہر ایک شخص کو خود بخود خدا سے ملاقات کرنے کی طاقت نہین ہے اس کے واسطے۔ واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسواسطے جو آپ کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہوگا انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اُسے قبول کرے اسیطرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ قرآن کریم مین خدا فرماتا ہے قل یعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسکم اس جگہ بندون سے مراد غلام ہی ہین نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپکے کسی حکم کی نافرمانی نکرو۔ سب حکمون پر کاربند رہو جیسے کہ حکم ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اگر تم خدا سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پورے فرمانبردار بن جاؤ اور رسول کریم کی راہ مین فنا ہو جاؤ تب خدا تم سے محبت کرے گا +

جب لوگ بدعتون پر عمل کرتے ہین تو وہ کہدیتے ہین کہ کیا کرین دنیا سے چھٹکارا نہین ملتا یا کہتے ہین کہ ناک کٹ جاتی ہے ایسے وقت مین گویا انسان خدا تعالیٰ کے اس فرمان کو چھوڑتا ہے جو رسول کریم کی اطاعت کا ہے اور خیال کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنا بے فائدہ ہے +

الہام

۱۸ اپریل کی شام کو حضرت اقدس نے فرمایا کہ مین لیٹا ہوا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نظر کے آگے سے پھر گئے پھر یہ لفظ الہام ہوئے۔

ساخبرہ فی آخر الوقت

انک لست علی الحق +

ڈائری اس کی ترتیب اور اشاعت

اس عنوان سے ایک مضمون ہمعصر الحکم مین نکلا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرۃ امام الزمان کی ڈائری ایسی شے نہین ہے کہ ہر ایک شخص اس کے لکہنے کے واسطے قلم اوٹہائے اور نہ اس قوم مامورین کے قول وفعل سے مفید نتایج اور تعلیم کا پیدا کر لینا ہر ایک انسان کا کام ہے اور اگرچہ یہ ہمارا اعتقاد ہے کہ ان کا کوئی قول وفعل ایسا نہین ہوتا جو اللہ تعالے کی جلی یا خفی وحی کے ماتحت نہ ہو مگر ہم یہ کبھی نہین مان سکتے کہ ہر شخص ان اسرار اور رموز کو سمجھ سکتا ہے جو اس کی ... ہین ہمارے ... اور ہمین اس امر کے اعتراف مین کوئی افسوس اور شرم نہین ہے کہ ممکن ہے بسا اوقات ہم اس فرض کو کما حقہٗ ادا نکر سکین کیونکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ ماموری کی ڈائری لکہنے والا انبیا علیہم السلام کی سیرۃ اور بجائے خود علم السیرۃ کے اغراض اور مقاصد پر غائر نظر رکھتا ہو اور ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ امام الزمان کی ڈائری لکہنے کا اصل حق حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب یا حضرت حکیم الامۃ کا ہو سکتا ہے ...... اس لئے ہم نے اس کی ضرورت کو محسوس کر کے بڑی احتیاط کے ساتھ ڈرتے ڈرتے اس سلسلہ کو شروع کیا ہوا تہا جو ابتک جاری ہے ۔

لیکن اب تو یہ سمجھو کہ اس سلسلہ کی ترقی کی ضرورت پیش آئی یا کچھ اور اور اسباب واقع ہوئے کہ مطبوعہ ڈائریون سے گزر کر قلمی ڈائریان بھی لکھی جانی شروع ہوئین اور ایک رنگ مین شایع کی جاتی ہین اور اس سے ایک نقص یہ پیدا ہو گیا ہے کہ بعض امور جو کہ ڈائری کے تحت مین نہین آسکتے اور نہ ان کو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے قول فیصل کے ماتحت رکھا جا سکتا ہے اشاعت پاتے ہین ہماری معمولی فرو گذاشت یا عدم احتیاط قوم کے لئے مضر ثابت ہو سکتی ہے اور بجائے مفید ہونے کے ہم قوم کے لئے خطرناک ہو سکتے ہین اس لئے اپنی ان ذمہ واریون کو سمجھتے ہوئے ہم کو کئی مرتبہ ضرورت پیش آئی کہ ہم نے ڈائری کے متعلق اپنی بریت کے اعلان دئے اور بتایا کہ اس مین ہمارا اپنا کس قدر تصرف ہوتا ہے ۔

یہ خلاصہ اس مضمون کے جزو اعظم کا ہے جو کہ الحکم مین شائع ہوا ہے اور ہمین اس سے بکلی اتفاق ہے اور ہم طیار تھے کہ حضرۃ اقدس کے ان الفاظ کے بعد کہ ہم کو خاموش رہنا پڑیگا یا اخبار بند ہو نگے "ایک آرٹیکل اس مضمون پر لکھتے ۔ کیونکہ اب اخبار البدر بھی آہستہ آہستہ الحکم کے ساتھ احمدی قوم کا ایک آرگن بنتا جاتا ہے اور گو ابھی اس کی عمر ۶ ماہ کی ہے مگر احمدی جماعت نے جس مستعدی سے اس کی خدمات کو قبول کیا ہے وہ بتلاتی ہے کہ انشاء اللہ البدر بہت جلد احمدی جماعت کا ایک بڑا بہاری آرگن ہو جاویگا اور اس کی آواز بھی ایک قوم کی آواز ہوگی اور جیسے جیسے یہ بڑھ رہا ہے اس کی ذمہ واریان بھی ویسی ہی بڑھ رہی ہین بلکہ جو کچھ شکریئے رائین اور خیالات البدر کی نسبت احمدی احباب نے اظہار کئے ہین وہ بتلاتے ہین کہ احمدی جماعت ان اخبار کی اس لئے بھی بہت مشکور ہے کہ اسکے ذریعہ سے تازہ حالات اور تقریرین پہونچنے کی ایک راہ کہل گئی ہے جو کہ قبل ازین بند تھی ہان جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ کہ مومن کی فراست سے ڈرو وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے اسیطرح جب کسی ذرا سی فرو گذاشت پر ذکر آتا ہے تو حضرت حجۃ اللہ علی الارض نے ... ایک ہی دفعہ بلکہ دو تین دفعہ اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اگرچہ ہمارا ان اخبارون سے کوئی تعلق نہین ہے ۔ مگر چونکہ یہ لوگ ہماری کلام نقل کرتے ہین اس مین غلطیون کے ہو جانے کا امکان ہے اور کبھی الہام غلط لکھا جاتا ہے اور کبھی مقدم موخر لکھدیا کرتے ہین اس سے مخالف کو ایک موقعہ اعتراض کا ملتا ہے اس لئے احتیاط ضروری ہے اور پھر آخر کار اپریل کے شروع مین ہی ایک دفعہ کسی بات پر ذکر آیا تو آپ نے وہ کلمات فرمائے جنکو ہم نے اس سے پیشتر درج کیا ہے مگر تاہم بعض البدر کے احباب کو اس سے جو یہ مغالطہ لگا ہے کہ یہ خاص البدر کے حق مین ہین یہ بات ہرگز درست نہین ہے بلکہ اس کا مشار الیہ ہر ایک ایسا شخص ہے جو آپکے کلمات کو اشاعت کی غرض سے ضبط کرتا ہے اور یہ عبارات جو کہ الحکم مین البدر کے متعلق لکھی ہین ۔ اور نہ معلوم کس مصلحت سے لکھی ہیں

(۱) اگر لکھا جاوے کہ حضرت اقدس اس وقت آئے اور دروازہ کھولکر پھر کچھہ یاد آیا اور واپس چلے گئے ۔

(۲) آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین ۔

اگرچہ ان کو حضرت اقدس کے کلمات کے ساتھ ہی لکھکر ان پر نکتہ چینی کی ہے مگر یاد رہے کہ یہ باتین اس کلام کی مشار الیہ نہین ہو سکتین اور نہ نمازون کے بارہ مین حضرت اقدس نے یا کسی جلیل القدر صحابہ نے ریمارک مندرجہ الحکم پاس کیا ہے اور نہ ان عبارتون کو ان احتیاطون اور ذمہ واریون سے تعلق ہے جس سے کسی مشکلات کا اندیشہ ہو سکتا ہے ۔

حضرت اقدس آئے اور چلے گئے یہ بات تو البدر مین درج نہین ہوا کرتی ہان نمازون کی ادائیگی کا ذکر ہوا کرتا ہے مگر جن وجوہات پر ان کو محل اعتراض بنایا جاتا ہے یعنی یہ کہ مخالف کہہ سکتا ہے کہ اس سے پیشتر حضرت نماز باجماعت نہین پڑھتے تھے سو مخالف کے ایسے اعتراض کا کوئی حقیقت نہ رکھنا خود اپنے مضمون کے ابتدا مین الحکم تسلیم کر چکا ہے جہان لکھا ہے "ایک ہی قول یا فعل ہے جو ایک ارادتمند سعید الفطرۃ کے نزدیک نور شفا اور رحمت ہے اور وہی قول یا فعل ہے جو کہ بد قسمت مخالف کی نظر مین ٹھوکر پتھر اور ابتلا کی چٹان ہے" ما ہم نے ادائگی نماز کا ضبط اس نیت سے رکھا ہوا ہے کہ یہ افواہین جو اڑتی ...... رہتی ہین کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب کو جذام ہو گیا ہے ۔ اور آج فوت ہو گئے ہین یا جیسا کہ اشاعۃ السنہ مین ایک دفعہ شایع ہوا تہا کہ مرزا صاحب کی تعلیم یہ ہے ؎

نہ کہہ روزہ نہ مرہوکا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ
وہ ... کوزہ شراب شوق پیتا جا

اور وہان نماز نہین پڑہی جاتی یا خود مرزا صاحب جماعت مین شامل نہین ہوتے تو ہر روز نمازون کا اندراج ایک قوی حربہ ان غلط بیانیون کے رد کے واسطے ہوگا ۔ اور عام طور پر احمدی احباب کو علم ہوگا کہ بذاتِ خود حضرت اقدس کس قدر پابندی جماعت کی کرتے ہین اور سوائے سخت مجبوری کے ہرگز شمولیت جماعت سے محروم نہین رہتے اور اسکو پڑھ پڑھکر انکے دلون مین یگانگت اور جماعت بندی کی تحریک ہوگی ورنہ اس سے پیشتر جبکہ تقریرون کی اشاعت مین تاریخ وغیرہ کا کوئی اہتمام نہ تہا کسی کو .... تفصیل کیا تہ یہ امر کب معلوم ہو سکتا تہا کہ اس ہفتہ مین حضرت اقدس کی طبیعت کیسی رہی ۔ باوجود ہر ہفتہ کی بیماری اور عوارضات کے جسقدر تقریرین اور کارنمایان خدا کے رسل سے صادر ہوتی رہتے ہین وہ بھی ایک بدیہی ثبوت اسکے منجانب اللہ ہونیکا ہے جو مومنون کی زیادتی ایمان کا موجب اور ایک سلیم الفطرۃ کے واسطے غور کا مقام ہے ۔ نمازون کو مقررہ اوقات پر باجماعت ادا کرنے اور اپنے فرائض منصبی کو کما حقہ بجا لانا کوئی آسان بات نہین ہے یہ ایک مجاہدہ ہے پھر انہی کے ضبط سے معلوم ہوتا ہے کہ امراض کے دورہ کی یہ حالت ہے کہ صبح کو حضرت اقدس چنگو ہلکر پھر کر آئے ہین اور سب کو امید ہے کہ ظہر مین شریک ضرور ہون گے مگر جماعت انتظار مین ہے کہ اب آپ تشریف لاتے ہین ۔ اور اتنے مین خبر آئی ہے کہ حضرت اقدس تشریف نہین لا سکتے آپکا بدن سرد ہے سر مین چکر ہے اُٹھ نہین سکتے ۔ چارپائی کے نیچے آگ رکھی ہوئی ہے مالش ہو رہی ہے کہ کسی طرح حرارۃ پیدا ہو ۔ مگر کوئی فائدہ نہین ہوتا ۔ نبض کا بھی پتہ نہین ۔ اصحاب پر ایک مایوسی

طاری ہوتی ہو کہ اس محفل کا چراغ نہین روشن ہوا کوئی کچھ آرزو لیکر بیٹھا ہوتا ہو اور کوئی کچھ۔ آخر کار ہر ایک نماز ادا کرکے باول پژمردہ اُٹھ جاتا ہے پھر ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کیا کام لے رہا ہے اور وہ اپنے فرائض منصبی کو باوجود اس حالت کے کس طرح دیانت سے ادا کر رہا ہو اس کا پتہ ایک بیرک کو اوقات نماز کے ضبط اور آپ کی تصنیفات اور تقریرون سے ہی لگتا ہے اور بہت سی بدظنیان عوام الناس کی اس سے رفع ہوتی ہین غرضیکہ ہمارے نزدیک ضبط ادائگی نماز کے چند ایک فوائد ہین جو کہ ہم نے بیان کئے ممکن ہو کہ کسی کی نظر مین ہمارا یہ فعل بیہودہ ہو تو فکر ہرکس بقدر ہمت اوست۔ مگر تاہم جب سے البدر جاری ہے میرا یہ اصول ہے کہ اگر کسی خاص امر کے اندراج پر کوئی صاحب معقول طور پر اعتراض کرین تو اُسے چھوڑ دیتا ہون اور اگر وہ نیا امر ایزاد چاہین تو کر دیتا ہون جیسے کہ درس قرآن اور بیعت کے کالم کے بارہ مین البدر نمبر ۱۲ مین لکھا جا چکا ہے اور جیسے کہ گذشتہ ایام مین جب مجھ پر یہ معلوم ہوا کہ مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کو ڈائری کا عنوان پسند نہین ہوا اور مجھ بھی یہ خیال ہوا کہ ملفوظات اور کلمات طیبات جیسے پاکیزہ لفظ کو چھوڑ کر کیون ڈائری کا لفظ...... اختیار کیا جاوے تو مینے اُسے ترک کر دیا ہے اسیطرح اگر اب بھی یہ ضبط ادائگی نماز کا امر پبلک کو ناگوار گذرتا ہے تو مجھے اس کے ترک کر دینے مین کوئی عذر نہین ہو مگر یہ تو ایک ایسا مشورہ تھا کہ جس کی اطلاع مجھے زبانی یا تحریری طور پر صاحب مضمون خود دیسکتے تھے ہم کون سے کوسون کے فاصلہ پر رہتے ہین جو اسے بذریعہ اخبار ہی ہمارے کانون تک پہنچانیکی ضرورت پڑی۔ اور میرے نزدیک مضمونون کی یہی نیچرل اور طبعی ترتیب ہی زیادہ پسند ہو جو کہ واقعات۔ سوالات اور ضروریات خود ان کو ایک مامور من اللہ کی زبان سے دلواتے ہین۔

اسیطرح جب کسی نئی ایجاد یا کسی بیمار کا ذکر ہوتا ہے تو اسپر بھی حضرۃ اقدس جب کبھی کوئی بات یا نکتہ فرماتے ہین یا ایسے الفاظ آپکے ذہن مبارک سے نکلتے ہین جو کہ میری رائے مین تفویض الی اللہ۔ توکل توحید یا معرفت کے کسی نکتہ کا سبق ہون تو مین اسے نوٹ کر لیا کرتا ہون کیونکہ ایک مومن کامل کا کسی بات پر ریمارک اپنے اندر ایک بات رکھتا ہے جو کہ دوسرون کے کلام مین نہین ہوتی الحکم نے اس پر بھی اعتراض کیا ہے مگر جب ہم الاعمال بالنیات پر نظر کرتے ہین تو نہ ہم کسی کی شکایت کرتے ہین اور نہ یہ تسلیم کرتے ہین کہ ہم ان کے اندراج مین

درس قرآن

گذشتہ اشاعت سے آگے

یخادعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون (یہ منافق لوگ ایسی باتون سے) چھوڑ دیتے ہین اللہ کو اور ایمان والون کو (نتیجہ یہ ہوتا ہے) وہ اپنے آپکو محروم رکھتے ہین اور نہین سمجھتے۔

سچی اخلاص اور محبت اور اطاعت سے جو نتائج پیدا ہوتے ہین وہ صرف زبانی باتون اور ریاکاری کے اعمال سے حاصل نہین ہو سکتے۔ اگر صرف زبانی قول پر نجات کا مدار ہوتا تو پھر قول تو منافقون کا بھی اللہ تعالےٰ نے نقل کرکے دکھایا ہے بلکہ وہ وہ ایسے قول سے بجائے نجات کے عذاب کے حقدار بن گئے ایک ہی قول ہے کہ ایک ایسے شخص کے زبان سے نکلتا ہے جسکا دل اور زبان ایک ہے نیت مین اخلاص ہو اسی قول سے وہ واصل الی اللہ اور باری تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے وہی ایک قول ہو جو کہ ایسے شخص کی زبان سے نکلتا ہے جسکا قلب اور زبان ایک نہین ہے وہ خدا تعالیٰ سے بُعد اور قطع تعلق کا باعث ہوتا ہے خدا اور یوم آخر پر ایمان کا اصل نتیجہ کیا تھا کہ خدا سے تعلقات بڑہتے اور اس کے انعامات اور اکرام کا مورد وہ ہوتا مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ منافقون نے اس کا اولٹا پھل پایا یعنی ترقی معکوس کہ بجائے قریب ہونے کے وہ اللہ تعالیٰ سے اور دور ہوتے گئے اور ان کے نفسون کو دہوکا لگا۔

یُخَادِعُونَ ۔ کے معنے یترکون یعنی چھوڑتے ہین اور یخادعون کے معنے ترجمہ کئے ہین۔ عام ترجمون مین جو اس کے معنے فریب اور دہوکہ دینے کے کئے جاتے ہین اُن کی تصدیق قرآن کی کسی آیت سے نہین ہوتی ہے بلکہ قاموس وغیرہ لغت کی کتب مین خادعہ کے معنے ترک کے لکھے ہین۔ قرآن سے بھی ان معانی کی تصدیق ہوتی ہو جیسے سورہ نسار مین ہو ان المنافقین یخادعون اللہ وہو خادعہم یعنی منافق خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہین اور خدا ان کو چھوڑتا ہے۔

خدا کو چھوڑ دینے کے یہ معنے ہین کہ اس کے اوامر اور نواہی کی پروا نکرنی۔

بعض وقت ایک انسان مصیبت مین گرفتار ہوتا ہو اور اس وقت شکایت کرتا ہے کہ خدا اس کی مدد کیون نہین کرتا اس کا باعث یہی ہوتا ہو کہ اس نے اپنے تعلقات خدا سے قائم نہین رکھے ہوئے ہوتے اور اسی وجہ سے خدا نے اس کی حفاظت سے اپنا ہاتھ اٹھایا ہوا ہوتا ہو جیسے کہ آج کل طاعون اس نظارہ کو دکھا رہی ہو۔

وما یخدعون الا انفسہم خدع کے معنے امسک کے ہین یعنی یہ لوگ نہین روک رکھتے۔ فوائد سے یا نہین بخل کرتے۔ یا نہین محروم رکھتے مگر اپنی جانون کو۔ جب اللہ تعالےٰ اور اس کے بندون سے قطع تعلق کر لیا تو تعلق سے جو فوائد حاصل ہونے تھے اُن سے وہ محروم ہو گئے محرومی نفاق کا نتیجہ ہے۔

وما یشعرون ۔ انہین شعور نہین۔ شعور ایک حیوانی صفت ہو انسانی...... یہان منافقون کو شرم دلاتا ہے کہ تم تو حیوانات سے بھی گئے گذرے ہوئے انہین شعور ہوتا ہے تم اس سے بھی محروم ہو۔

ہمیشہ اس امر کا خیال رکھو کہ کلمہ جو منہہ سے نکالتے ہو اس کا تعلق دل اور زبان دونون سے ہو اور تمہارا ہر ایک عمل اس کی تصدیق کرتا ہو۔

فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون ۔ ان کے دلون مین روگ ہے اللہ انکے روگ کو بڑہا دیگا اور ان کو دکھ دینے مارنے والا دکھ ملیگا اس لئے کہ جھوٹ بولتے ہین۔

نفاق ایک قلبی مرض کا نام ہے اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کے مریض مین قوت فیصلہ بہت کمزور ہوتی ہے اور اُسے کسی کے مقابلہ کی طاقت نہین ہوتی ابتدا مین جبکہ اسلام کی جمعیت کم تھی اور وسائل تہوڑے تھے تو ایسی حالت مین جب انکو جھوٹ اور مداہنہ سے کام لینا پڑا حالانکہ اس وقت ادنےٰ سے ادنےٰ انسان بھی مقابلہ کر سکتا تھا۔ توجب اسلام کی جمعیت ترقی کرے گی اور وسائل بڑہتے جاوینگے تو اپنی اس کمزوری کی وجہ سے ہر ایک بات اور حکم پر وہ امنا صدقنا کہین گے حالانکہ ان کے دل مین وہ بات نہ ہوگی گویا اس طرح سے ان کو زیادہ جھوٹ بولنا پڑیگا اور جن جن باتون کو ان کے دل تسلیم نہین کرتے ان ان باتون کو زبان سے ماننا پڑیگا اور انجام یہ ہوگا کہ ہلاکت کا طعمہ بن جاوینگے۔

(باقی آئندہ)

غلطی پر ہین ہان ہم البدر کے خریدارون سے ان سے متعلق مشورہ طلب کرتے ہین کہ ان مضامین مین سے وہ کس کس کی آئندہ اشاعت پسند کرتے ہین اور کسکی نہین

[illegible]

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا غیر ممالک میں اثر

ایک امریکن احمدی

کچھ عرصہ ہوا کہ محمد الگزنڈر رسل وب صاحب نے ایک امریکن مسٹر انڈرسن صاحب نومسلم کو یہ فہمائش کی تھی کہ اگر آپ اسلام کی روحانیت سے کچھ بہرہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو حضرت مرزا صاحب قادیانی سے تعلق پیدا کریں اس پر مسٹر اندرسن صاحب نے مفتی محمد صادق صاحب سے خط وکتابت شروع کی اس کا کیا نتیجہ ہوا وہ مسٹر انڈرسن کے خط سے ظاہر ہے جسکا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔

نیویارک ۸ مارچ ۱۹۰۳

ڈیر سر

آپ کا ۲۰ جنوری کا لکھا ہوا نوازشنامہ مجھے ملگیا اور اب میں اس کا جواب لکھتا ہوں اکثر اوقات مجھے مسٹر وب کے ذریعہ سے ریویو آف ریلیجنز کے نسخے ملتے رہے ہیں جو کہ قادیان سے شائع ہوتا ہے مجھے اس کے بعض آرٹیکلوں سے حقیقی طور پر دلچسپی ہے کیونکہ وہ واقعات حقہ پر لکھے جاتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ جس شخص کی فطرت میں تحقیق حق کا شوق ہوگا۔ اس کی نظر میں وہ بہت قابل قدر ہونگے میں خود اسے خریدنا چاہتا ہوں اور امید ہے کہ اسی ماہ میں اس کی قیمت ارسال کر دونگا۔

احمدیت میں مجھے بہت سے فوائد حاصل ہوئے اور میں اس امر میں تم سے متفق الرای ہوں کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب کے واسطے یہ امر مقدر ہے کہ وہ اسلام کے مختلف فرقوں کو ایک کر دیویں اور ریویو آف ریلیجنز کے مطالعہ اور نیز دوسرے ذرائع سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ مقدس انسان ہی مہدی ہے یا کم از کم مہدی کا پیش خیمہ ہے۔

یہ جو میں نے اوپر کے فقرہ میں دوسرے ذرائع کا لفظ کہا ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ ان دنوں ایک صاحب مسٹر محمد برکت اللہ صاحب بمبئی کے باشندہ یہاں وارد ہیں اور جنسے مجھے مسٹر وب نے ملاقات کرائی ہے اُن سے میں نے بہت سے امور دریافت کئے جنمیں سے ایک مسیح کے مقبرہ واقعہ سری نگر کشمیر کا امر بھی تھا مسٹر برکت اللہ نے تو اسے محال سمجھا ہے مگر میرا اپنا خیال یہی ہے کہ یہ بات بالکل سچ ہے کہ مسیح سری نگر میں مدفون ہے کیونکہ میرا الیقین ہے کہ اس کو صلیب سے ہرگز نہیں مارا گیا ہے تاہم مسٹر برکت اللہ کا یقین ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب ایک عجیب قابلیت اور لیاقت کے اور نیز ملہم علیہ انسان ہیں اور ان کی طاقت دن بدن بڑھ رہی ہے لیکن جیساکہ آپکو معلوم ہے ریویو آف ریلیجنز میں جسقدر دعاوی ہیں اور جہاں تک اُن سے میرا تعلق ہے میں ان تمام کی تائید کرتا ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے تمام فرقوں میں عنقریب ایک وحدت پیدا ہونے والی ہے اور ہمارے شاندار مذہب کا اقبال پھر ویسا ہی چمکیگا جیساکہ پہلے پانسو سال یعنی ساتویں صدی سے لیکر گیارہویں تک چمکتا رہا۔

اب میں اپنے خط کو ختم کرتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ تم سے اس سلسلہ کے متعلق بہت کچھ خبریں مجھے ملینگی۔

میں ہوں تمہارا سچا دوست انڈرسن

آریہ سماج واقعہ سٹیشن چھینا کے سالانہ جلسہ میں ایک احمدی ممبر کے سوال وجواب

۲۹ مارچ ۱۹۰۳ کو بروز اتوار مقام مذکور میں باہتمام سردار سوچیت سنگھ صاحب جلسہ ہو رہا تھا کہ اتفاق سے ہمارے مہربان میاں جمال الدین صاحب احمدی ساکن سیکھواں تحصیل بٹالہ کا ادھر سے گذر ہوا۔ سردار صاحب کی درخواست پر میاں جمال الدین صاحب نے اس امر کو منظور کر لیا اور اس خبر کے مشہور ہونے پر اردگرد کے اور بھی بہت سے لوگوں نے جمع ہو کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کر دیا لالہ مرلیدھر صاحب ساکن گوردا سپور جلسہ کے پریذیڈنٹ ہوئے اور مفصلہ ذیل شرائط آریہ سماج کی طرف سے سنائے گئے۔

(۱) سامعین سے کوئی مجاز نہ ہوگا کہ فریقین کی گفتگو میں کسی قسم کا دخل دیوے اگر کوئی شخص دخل دیوے گا تو اُسے جلسہ سے باہر نکالا جاویگا۔

(۲) تقریر کنندہ اثنائے تقریر میں فریق مخالف کے مذہب یا اس کے کسی بزرگ مہاتما پر کوئی ایسا لفظ بولنے کا حق نہ رکھیگا جس سے کوئی رنج پیدا ہو۔

(۳) کوئی فریق جو اپنے فریق مخالف پر حجت قائم کرنا چاہے مثلاً احمدی صاحب اگر آریہ سماج کے متعلق کوئی حوالہ دینا چاہیں تو آریہ صاحبان کی تصانیف معتبرہ یا وید کے تراجم جو آریہ صاحبان کے کئے ہوئے ہوں ان کا حوالہ دیوے کسی سناتن دھرمی یا عیسائی وغیرہ کا ترجمہ وغیرہ قابل تسلیم نہ ہوگا ایسا ہی آریہ صاحبان جو جو حوالہ دیوینگے تو قرآن شریف کے ان تراجم سے جو مسلمانوں نے کئے ہوئے ہیں اور اسلامی مطابع میں چھپے ہوئے ہیں اور احادیث وغیرہ سے دیوینگے

نظم

طبعزاد میاں ہدایت اللہ صاحب مشہور و معروف پنجابی شاعر ساکن لاہور

میاں ہدایت اللہ صاحب حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہیں اور انہوں نے ایک لمبی نظم حضرۃ کی شان میں طبع کی ہے جو کہ عنقریب طبع ہو پنوا لی ہے اس نظم میں سے چند ایک اشعار مورخہ ۱۸ اپریل کی شام کو خود ہدایت اللہ صاحب نے حضرت کو سنائے جنمیں آیت فلما توفیتنی کے مضمون کو سمجھایا ہے وہ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

دوبارہ جو دنیا میں آوے مسیح ۔۔۔ وہ دیکھے نصاریٰ کی یہ ابتری
کرے اس جہاں سے جب آخر سفر ۔۔۔ خدا پوچھے اس سے بروز حشر
کہ تونے سکھایا تھا اس قوم کو ۔۔۔ کہ بیٹا خدا کا مجھے تم کہو
کہینگے مسیح تب یہ پیش خدا ۔۔۔ میں جیتک کہ ان میں تھا زندہ رہا
میں توحید اُن کو سکھاتا رہا ۔۔۔ رہِ راست ان کو بتاتا رہا
اور اٹھایا جو تونے مجھے فوت کر ۔۔۔ ہوا ان کی حالت سے میں بیخبر
مسیح ان میں کا ٹیں جو چالیس سال ۔۔۔ کہیں کیوں نہیں جانتا انکا حال
ہے قرآن کی آیت کرو آمیں غور ۔۔۔ بتاؤ جو کچھ اس کے معنی ہیں اور
مسیح آنیوالے تھے جو آ گئے ۔۔۔ سعید ان کو بس دیکھتے پا گئے
جو بدبخت تھے بے نصیب [illegible] ۔۔۔ وہ نور ہدیٰ [illegible] سے رہ گئے
گہن میں چاند سورج کا رمضان میں ۔۔۔ شہادت یہ مہدی کی ہے شان میں
جو مامور پہلے بھی آتے رہے ۔۔۔ وہ پیغام حق کے سناتے رہے
مخالف جو ان کو ستاتے رہے ۔۔۔ کیا اپنا آخر وہ پاتے رہے
وبا قحط طوفان سے مارے گئے ۔۔۔ کچھ اندر زمین کے نگھار کئے گئے
ڈوبایا عدو موسیٰ فرعون کو ۔۔۔ مسیح کے عدو سونپے طاعون کو

(۴) اور کسی غیر از اسلام کا ترجمہ وغیرہ ہرگز قابل سماعت نہ ہوگا۔

(۴) مباحثہ ایک گھنٹہ ہوگا اور سائل اور مجیب میں سے ہر ایک کو پانچ پانچ منٹ اعتراض اور جواب کے لئے دئے جاوینگے۔

ان شرائط کی ترمیم میاں جمال الدین صاحب نے اس طرح سے کی کہ شرط اول دوم اور چہارم میں مجھے اتفاق ہے لیکن تیسری شرط میں یہ کلام ہے کہ جیسے آریہ صاحبان اپنے لئے صرف آریہ صاحبان کی تصانیف اور تراجم تسلیم کرتے ہیں اور ہندو مذہب کے دوسرے فرقوں سے سروکار نہیں رکھتے ایسا ہی چونکہ یہ خاکسار حضرۃ میرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خادم ہے اور اسلام کے دیگر فرقوں اور ہم میں بہت سا اختلاف تراجم وغیرہ میں ہے اس لئے ان کی تصانیف اور تراجم ہمارے لئے حجت نہ ہونگے